احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 4- نومبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 4- نومبر 1998ء 14 رجب 1419 ہجری- 4 نبوت 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 246

مایوس نہ ہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ نے جس دن رحمت پیدا کی۔ تو سو حصے اس کے پیدا کئے۔ ننانوے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھ لئے۔ اور صرف ایک حصہ مخلوق میں بھیجا۔ پس اگر کافر کو علم ہوجائے کہ اللہ کے پاس اتنی رحمت ہے۔ تو کبھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن جان لے کہ اللہ کے پاس کتنا عذاب ہے تو کبھی بھی اس سے بے خوف نہ ہو۔ (مسلم کتاب التوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہو گی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کر دو۔ پھر بھی جب وہ آگ پر پڑے گا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں۔ گناہ اس میل کی طرح ہے۔ جو کپڑے پر ہوتی ہے۔ اور دور کی جا سکتی ہے۔ تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو۔ تو وہ ضائع نہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے۔ وہ غفور رحیم ہے۔" (بدر۔17۔جنوری 1907ء تقریر جلسہ سالانہ)

امداد طلباء
مخیرّ احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔
امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔
(نگران امداد طلباء)

مایوسی بہت ہی خطرناک چیز ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مایوسی سے انسان کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور مایوسی ایک خطرناک چیز ہے۔ اس کے برے نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے شک اور وہم پیدا ہوتا ہے۔ آج بھی جس مضمون کے متعلق بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ بھی مایوسی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ ترک عمل ہے۔ کام چھوڑنا۔ ہمت ہارنا۔ مایوسی سے ہی ہوتا ہے۔ کئی کمزوریاں اور کمیاں ہوتی ہیں۔ دینی۔ دنیوی۔ اخلاقی۔ روحانی۔ مگر ان کا اکثر باعث اور خطرناک نتیجہ پیدا کرنے والی ناامیدی اور مایوسی ہوتی ہے۔ جب انسان ناامید ہو جاتا ہے۔ تو وہ سوال کرتا ہے کہ جب اس کے کامیاب ہونے کی صورت ہی نہیں۔ تو پھر اسے کام جاری رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے وقت میں اس کا دل صاف طور پر جواب دے دیتا ہے کہ جب میرے لئے امید ہی نہیں تو پھر کام جاری رکھنا لاحاصل ہے۔ اگر کامیابی کا شائبہ بھی ہوتا ہے تو ایک انسان کام کرنا ترک نہیں کرتا۔ کوئی نہیں۔ جو یہ کوشش کرے کہ خدا بن جاؤں یا ملک بن جاؤں۔ یا میں آسمان پر اسی زندگی میں چڑھ جاؤں' کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ اس کے متعلق کوشش بھی نہیں کرتا۔ مایوسی اسی کا نام ہے کہ انسان سمجھ لے کہ فلاں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ مایوسی اور کسی کام کو ناممکن سمجھنے میں کچھ فرق ہے۔ مایوسی اس امر کے متعلق کہتے ہیں جو ایک شخص کو اپنی ذات کے متعلق ہو۔ ایک شخص جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ فتح دنیا میں لوگ حاصل کرتے ہیں۔ مگر وہ خیال کرتا ہے باوجودیکہ فتح لوگوں کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ میرے لئے فتح ناممکن ہے۔ یہ خیال اس کا مایوسی ہے' لیکن ایک ناممکن سب جہان سے تعلق رکھتا ہے کہ ہر شخص خواہ وہ کوئی ہو۔ اس کے متعلق بلا استثناء یہ قاعدہ ہو کہ وہ نہیں کر سکتا۔ گو بعض چیزیں غلطی سے ناممکن خیال کی جاتی ہیں اور بعض واقعہ میں ناممکن ہوتی ہیں۔ اور بہت سے کسی چیز کی تعریف نہ سمجھنے کی وجہ سے کسی چیز کے ملنے یا نہ ملنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کے مدارج رکھے گئے ہیں۔ اور ہر آخری حد تک پہنچنے کے لئے پہلے ابتدائی مدارج میں سے گذرنا اور ان کا طے کرنا ضروری ہے۔ اور پہلے تعریف معلوم ہونی ضروری ہے۔ مثلاً علم کی تعریف جب تک نہ معلوم ہو۔ تو علم میں ترقی ہونا ناممکن ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ایم اے کی کتب ہی علم ہیں۔ بی اے کا علم نہیں۔ یا بی اے کا علم ہے۔ ایف اے کا علم نہیں۔ یا ایف اے کا علم ہے۔ انٹرنس کا علم نہیں۔ اسی طرح ابتدائی قاعدہ کے متعلق جو سمجھتا ہے کہ وہ علم نہیں۔ تو ایسا آدمی جو قاعدہ کو علم نہیں سمجھتا۔ بلکہ ایم اے یا بی اے یا ایف اے یا انٹرنس کو ہی علم سمجھتا ہے۔ کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قاعدہ بھی علم ہے۔ اور دوسرے مدارج بھی علم ہیں۔ اور آخری مدارج اسی وقت طے ہو سکتے ہیں۔ جب پہلے درجے طے ہوں' لیکن جو شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گا وہ مایوس ہو جائے گا۔ اور علوم کے حاصل کرنے سے رہ جائے گا۔ ایک شخص جو نشانہ لگانے والے کو دیکھتا ہے اور عین موقع پر مارنا ہی نشانہ سمجھتا ہے۔ جب وہ ابتداءً بندوق اٹھائے گا۔ تو صحیح اور اعلیٰ درجہ کا نشانہ نہیں لگا سکے گا۔ اس لئے مایوس ہو کر آئندہ بندوق چلانا چھوڑ دے گا' لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ بندوق کا اٹھانا بھی ایک علم ہے اور شست لگانا بھی ایک علم' لیکن اگر وہ جانتا ہو گا کہ بندوق چلانا بھی ایک علم ہے۔ جو درجہ بدرجہ آتا ہے تو پھر اگر اس کی گولی اس سمت کو جاتی ہے۔ جدھر چلائی گئی ہے۔ تو اس کے لئے کوئی مایوسی کی بات نہیں۔ کیونکہ وہ ترقی اور کمال پر پہنچنے کے قریب ہو رہا ہے۔

پس بہت سے لوگ مقصد حاصل کرنے سے محروم اس لئے رہتے ہیں کہ وہ بڑے درجے کو آگے رکھتے ہیں۔ اور پھر اس کو ناممکن خیال کرکے مایوس ہو جاتے ہیں۔ چونکہ چھوٹے درجے ان کی نظر میں نہیں آتے۔ اس لئے وہ رہ جاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 6 ص 479-480)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلکش پہلو

رقّت قلب

مصعب بن عمیرؓ مکہ کے ایک بڑے صاحب اثر اور امیر خاندان کے نوجوان تھے جو ابتدائی زمانہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مسلمان ہونے سے پہلے بڑی امیرانہ ٹھاٹ سے رہتے اور بہت عمدہ لباس پہنا کرتے تھے مسلمان ہوئے تو ان کو ان کے اموال سے محروم کردیا گیا۔

محمد بن کعبؓ انہی مصعبؓ بن عمیرؓ کے بارہ میں یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ محمد بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ ان کو حضرت علیؓ نے بتایا کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعبؓ بن عمیر سامنے سے ہماری طرف آتے دکھائی دئے۔ اس وقت سوائے ایک چادر کے جو اس قدر پھٹی ہوئی تھی کہ اس پر چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے ان کے تن پر اور کوئی لباس نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ ان کی طرف اٹھی خیال آیا کہ کبھی یہ شخص ہر وقت امیرانہ لباس میں ملبوس رہتا تھا اور آج اس کی یہ حالت ہے اور بے اختیار حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔

(کنزالعمال جلد 7 ص 86)

جب شام ہوئی تو حضورؐ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور جیسا کہ اللہ کا حق ہے اس کی تعریف فرمائی پھر فرمایا اپنے مولیٰ کی ثناء کے بعد (میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ) جس چیز نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا وہ یہی تھی کہ اگر ان میں کوئی شریف اور بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور اور غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کردیتے (اور اسے سزا دیتے لیکن سنو) مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں۔

(بخاری کتاب المغازی باب مقام النبی)

مشرک کی مدد نہیں چاہتے

حضرت عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے وہ بتاتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے اور جب الوبرۃ کے پتھریلے میدانوں میں پہنچے (جو مقام مدینہ سے چار میل پر واقعہ ہے) تو آپؐ سے ایک شخص ملا جس کی اپنی بہادری اور شجاعت میں بڑی شہرت تھی اور وہ بڑا جنگجو مشہور تھا اس کو دیکھ کر صحابہ بہت خوش ہوئے لیکن جب وہ حضور سے ملا اور عرض کیا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے ساتھ جنگ کے لئے چلوں اور جنگ میں شامل ہوں تو حضور نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اس نے عرض کیا نہیں اس پر آپؐ نے فرمایا واپس چلے جاؤ میں کبھی بھی ایک مشرک سے مدد نہیں لے سکتا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب ہم شجرہ مقام پر پہنچے تو یہی شخص حضور سے ملا اور جو پہلے عرض کیا تھا وہی عرض کیا اس پر حضورؐ نے بھی اس کو پہلے والا جواب دیا اور کہا کہ میں ایک مشرک سے کبھی مدد نہیں لوں گا۔ یہ سن کر وہ شخص پھر واپس ہو گیا لیکن مقام بیداء میں پھر حضور سے ملا اور پہلے والی عرض کی حضورؐ نے بھی اس سے وہی پہلے والا سوال کیا اور فرمایا کہ کیا تم اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہو تب اس بار اس نے عرض کیا کہ ہاں! اس پر حضور نے اس سے فرمایا ٹھیک ہے اب تم ہمارے ساتھ چل کر جنگ میں شامل ہو سکتے ہو۔

(مسلم کتاب الجہاد باب کراھیۃ الاستعانۃ فی الغزو)

انصاف کا بلند ترین معیار

زہری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ فتح مکہ کے دنوں کی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نے چوری کی (حضورؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا) لیکن اس کی قوم کے لوگ جھٹ سے اسامہ بن زید کے پاس ان سے حضورؐ کی خدمت میں سفارش کرانے کو پہنچ گئے۔ عروہ کہتے ہیں کہ جب (حضرت) اسامہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اس عورت کو معاف کردینے کے بارہ میں) عرض کیا تو حضورؐ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور فرمایا کہ کیا تم مجھ سے ان حدود کے بارہ میں سفارش کرتے ہو جو اللہ نے قائم کی ہیں (اور چاہتے ہو کہ خدا کی حدود کو بالائے طاق رکھ دوں اور اس عورت کو ان حدود سے آزاد چھوڑ دوں۔ ایسا نہیں ہو سکتا) اس پر حضرت اسامہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (مجھ سے بہت گناہ ہوا ہے) میرے لئے (اپنے مولیٰ سے) مغفرت طلب کیجئے۔ پھر

غزل

نالہ ہو یا کہ دیدۂ خُوں بار' کچُھ تو ہو
ہو جائے جس سے کرب کا اظہار' کچُھ تو ہو

آخر کوئی تو پاکئِ داماں کا ہو ثبوت
تسبیح ہو کہ جبّہ و دستار' کچُھ تو ہو

لے اس کے بعد اُن کی مسیحائیوں سے کام
بیمار بن رہا ہے جو' بیمار کچُھ تو ہو

گر عزم ہو تو کیوں نہ ملے منزلِ مُراد
لیکن ہے شرط جذبۂ رفتار کچُھ تو ہو

راہِ وفا میں ہونا' نہ ہونے کا نام ہے
ہوتا ہے جس کو خاکِ رہ یار کچُھ تو ہو

عُقبیٰ کی فِکر باعثِ تسکینِ دل سہی
لیکن تُو اس جہان سے بیزار کچُھ تو ہو

کوئی تو اپنی جان ہتھیلی پہ رکھ کے آئے
اے کاش راہ عشق کی ہموار کچُھ تو ہو

سیلابِ اَشک یا کسی خیبر شکن کا ہاتھ
گِر جائے جس سے ظلم کی دیوار کچُھ تو ہو

مانا کہ اُن کے دَر سے اُمیدِ کرم نہیں
لیکن یہ کیا بُرا ہے کہ تکرار کچُھ تو ہو

یہ کیا کہ صرف راہ میں حائل رہے مدام
دیوار ہے تو سایۂ دیوار کچُھ تو ہو

لطف و کرم نہیں نہ سہی' موت ہی سہی
یا رب علاجِ خاطرِ بیمار کچُھ تو ہو

لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

کراچی-13-اکتوبر83ء
مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

مانگنے کی عادت کی حوصلہ شکنی

مانگنے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا ممانعت تو نہیں کی بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ سائل کو نہ جھڑکو۔ اگر سوال کی ممانعت تھی تو سائل کہاں سے آگیا۔ رسول کریم ﷺ نے مانگنے کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے۔ آپؐ نے بڑے پیارے انداز میں فرمایا ہے کہ سوال کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ آپؐ نے اسے ناپسند فرمایا ہے لیکن کبھی بھی کسی سائل سے نہ خفا ہوئے اور نہ یہ کہا کہ تم سوال کیوں کر رہے ہو۔ یعنی عجیب بات ہے عمومی تعلیم دی ہے لیکن ایک واقعہ بھی نہیں ہے کہ کسی سائل کو روکا ہو کہ تم نے سوال نہیں کرنا بلکہ اسے عطا فرما دیا۔ سوال کا رواج تو تھا۔ ایک واقعہ ایسا ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی یہ تعلیم سن کر خود یہ فیصلہ کیا کہ وہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔ ان کے متعلق صحابی کہتے ہیں کہ گھوڑے پر سواری کے وقت جب ان کی چھڑی گر جاتی تھی تو وہ بھی کسی سے نہیں کہتے تھے کہ مجھے پکڑا دو۔ وہ خود نیچے اتر کر پکڑا کرتے تھے۔ انہوں نے کسی بچے یا بیوی سے کبھی مانگا ہی نہیں۔ کبھی کوئی حاجت طلب ہی نہیں کی وہ اس حد تک آگے چلے گئے تھے۔

رسول کریم ﷺ نے بڑے پیارے انداز میں سوال کی عادت کی حوصلہ شکنی فرمائی ہے۔ مانگنے کی حوصلہ شکنی کرنا اور بات ہے اور حق ہونا اور بات ہے۔

ایک آئیڈیل دینی معاشرہ

ایک سوسائٹی ہے حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانے کی وہاں رسول کریم ﷺ نظریں ڈال کر اندازے لگا کر کوشش فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو سوال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے اور محروم کو چیزیں مل جائیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی سوال کر دیتا تھا تو اس کو بھی دے دیتے تھے لیکن ہر زمانے میں ایک جیسے حالات تو ممکن نہیں۔ اب اس بات کا بھاری امکان موجود ہے کہ آپ رسولؐ اللہ کی ایک بات پکڑ لیں اور دوسری نہ پکڑیں۔ آپ یہ کہیں کہ سوال نہ کیا کرو۔ سوال کرنے والوں کی حوصلہ شکنی شروع کر دیں اور حق ادا نہ کریں تو اس طرح تو لوگ مارے جائیں گے اور ان کے حق آپ کے اموال میں رہ جائیں گے اور یہ زیادہ بڑا گناہ ہے بنسبت سوال کرنے کے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ تم درمیانی راہ اختیار کرو۔ توازن پیدا کرو لوگوں کو سمجھاؤ ضرور کہ سوال نہیں کرنا۔ لیکن اگر سوال کرنے کی حاجتیں تم بڑھاتے چلے جاتے ہو اور بعض لوگوں کے اموال اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کے مقابل پر بعض لوگ اپنی ضرورت سے ہی محروم رہ جاتے ہیں تو ان کو تم یہ نصیحت کرتے رہو کہ تم نے سوال نہیں کرنا اس کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی کیونکہ تم اس سے بڑا گناہ کر رہے ہو گے تم اپنے اموال میں ان کے حقوق رکھ کر گویا ان کے حقوق غصب کر رہے ہو گے۔

پس جب قرآن کریم فرماتا ہے کہ ان کے اموال میں سائل اور محروم کا حق ہے تو یہ عبارت بتاتی ہے کہ یہ فرض ہے جس کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔ حق کہتے ہی فرض کو ہیں اور حوصلہ شکنی والی بات عمومی ہے۔ مطلب یہ بنے گا کہ دین کے لئے آئیڈیل سوسائٹی یہ ہے کہ امراء از خود نظر رکھیں اور کوشش کریں کہ سائل پیدا ہی نہ ہو اور محروم جو ہیں ان کو خود تلاش کر کے لوگ ان کو چیزیں پہنچانی شروع کریں۔

دراصل سائل بنتا ہے محروم کے بعد۔ پہلے سوسائٹی میں محروم پیدا ہوتے ہیں۔ محروم وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی جائز ضرورتوں سے محروم ہیں لیکن اتنی عزت نفس رکھتے ہیں کہ سوال نہیں کر سکتے۔ جب قوم ان کی طرف توجہ نہیں کرتی تو ایک وقت میں ان میں سے بعض کا پیمانہ صبر لبریز ہو جاتا ہے اور وہ مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب قوم ان کو کچھ نہیں دیتی تو پھر کمیونزم پیدا ہوتا ہے۔ پھر حق چھیننے والے آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ایسے حالات پیدا ہی نہ ہونے دو ورنہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔ تمہاری سوسائٹی میں اگر محروم موجود ہوں اور سائل بھی پیدا ہو جائیں تو دو قسم کے امکانات ہیں۔ ایک امکان یہ ہے کہ بعض لوگ بے ضرورت سوال کرنے کے عادی ہوں ان کے لئے حکم یہ ہے کہ ان کی حوصلہ شکنی کیا کرو ان کو کہا کرو کہ مانگنا اچھی بات نہیں ہے۔ لیکن ایک وہ ہے کہ جہاں جائز ضرورتیں ہیں وہاں تمہارا فرض ہے کہ تم ان کی ضرورتیں پوری کرو بلکہ سائل سے آگے بڑھ کر محروم کی حد تک پہنچو تاکہ دنیا میں بہترین سوسائٹی پیدا ہو جائے۔ یہ نقشہ ہے جو قرآن کریم مجموعی طور پر پیش فرما رہا ہے اور یہ معاشرہ ہے جو قائم فرما رہا ہے اور اس کے اندر کوئی تضاد نہیں ہے۔

لیلۃ القدر کی حقیقت

ایک دوست نے سوال کیا حدیث میں ذکر ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایک اچھی بات بتانے والا تھا لیکن تم آپس میں لڑ پڑے تو تمہاری طرف توجہ ہو گئی اور تم اس سے محروم ہو گئے اور اس سے مراد لیلۃ القدر ہے۔

حضور نے فرمایا

رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ یہ جو لیلۃ القدر ہے یہ ایک ایسی رات ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول ہوتی ہیں یعنی یہ دعاؤں کی قبولیت کی خاص رات ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہ بتانے کے لئے کہ وہ کب ہو گی باہر تشریف لائے تو اس وقت کچھ لوگ آپس میں جھگڑا کر رہے تھے ان کی طرف توجہ ہو گئی اور وہ بات ذہن سے اتر گئی۔ تو آپؐ نے مثال کے طور پر فرمایا ایک تو لڑائی کا یہ نقصان ہے کہ تم ایک نعمت سے محروم ہو گئے۔ اس کا عام طور پر علماء یہ مطلب نکالتے ہیں کہ معین طور پر ایک ہی رات ہے جو اگر بتا دیتے تو ہمیشہ کے لئے کام آ جاتی، یہ درست نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے تلاش کرو۔ اور اس کے بعد کی زندگی میں رسول اللہ پھر بھی لیلۃ القدر دیکھا کرتے تھے اس وقت بھول گئے تھے تو بعد میں کیوں نہ بتا دیا۔ گو پہلے نہ بتاتے لیکن جب لیلۃ القدر گزر گئی تب تو بتا سکتے تھے کہ یہ رات ہے اسی میں لیلۃ القدر ہوا کرے گی لیکن آپ نے یہ تعلیم نہیں دی۔

اس سے میں یہ استنباط کرتا ہوں کہ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں تھی کہ اس رمضان میں مستقل لیلۃ القدر کی خبر دی گئی تھی یعنی لیلۃ القدر کے آنے سے پہلے اس رمضان شریف کی لیلۃ القدر کو معین کر دیا گیا تھا اور رسول کریم ﷺ کو خدا کی طرف سے خبر دی گئی تھی کہ تیاری کر لو میں فلاں دن خاص پیار کے انداز میں ہوں گا بہت دعائیں قبول کروں گا اور حضور اکرم کو یہ بھی ہدایت تھی کہ جو نعمت ملے اسے بیان کیا کرو اس لئے آپ صحابہ میں اعلان کرنے کے لئے بے اختیار باہر نکلے کہ یہ نعمت ان میں بانٹ دوں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ خاص بات آپ کے لئے رکھی تھی ہر ایک کو پہلے سے خبر نہیں دی جاتی اس لئے تقدیر الٰہی نے یہ واقعہ پیدا کر دیا اور امت کو ایک سبق بھی مل گیا کہ جھگڑے کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ ایک نقصان اس میں سے یہ بھی بن گیا۔ مگر مجموعی طور پر جو تصویر بنتی ہے میں اسے درست کرانا چاہتا تھا اس لئے آپ کے سوال سے بڑھ کر جواب دیا ہے۔

لیلۃ القدر کی تلاش میں

اصل پیغام

کئی احمدی دوست بھی غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک رات تھی۔ اگر وہ ایک رات تھی تو پھر اب بدلتی کیوں ہے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ اگر ایک معین رات ہوتی تو بعد میں وہ ادھر ادھر پھرنا نہ شروع کر دیتی۔ فالتمسوہ کا لفظ واضح کر رہا ہے کہ اسے تلاش کیا کرو۔

اصل مقصد یہ ہے کہ ایک کی خاطر خدا نے دس راتیں جگایا ہے اور یہی پیغام ہے جو اس میں دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت زیادہ کرانے کے لئے ایک طعمہ دے دیا ورنہ اللہ تعالیٰ ساری دس راتیں بھی دعائیں اسی طرح قبول فرما لیتا ایک ہی بات تھی سارے رمضان دعائیں قبول کر سکتا تھا۔ یہ اسی طرح پیار اور حکمت کے طریق ہیں جس طرح ایک شخص مر رہا تھا اس نے اپنی اولاد کو نصیحت کی۔ آپ نے پہلی دوسری جماعت کے قاعدہ میں پڑھا ہو گا ہمارے زمانے میں ان میں اچھی اچھی کہانیاں ہوتی تھیں۔

کہانی یوں تھی کہ ایک باپ نے مرتے وقت اپنی اولاد سے کہا کہ میں ایک خزانہ تمہارے لئے چھوڑ کے جا رہا ہوں وہ فلاں کھیت میں ہے میں جگہ نہیں بتاتا تم تلاش کر لینا۔ انہوں نے اتنی کھدائی کی کہ زمین کھود کھود کے نڈھال ہو گئے لیکن خزانہ نہ ملا۔ کسی عقل والے نے دیکھا کہ ان کا یہ برا حال ہو گیا ہے تو اس نے سمجھایا کہ بیوقوفو! تمہارا باپ تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ محنت کرو کھدائی کرو جب اس میں بیج ڈالو گے تو بے انتہا دولت تمہیں ملے گی۔ چنانچہ خزانے کی تلاش میں کھدائی کرنے کی وجہ سے زمین اتنی تیار ہو گئی تھی کہ جب اس میں بیج ڈالا گیا تو زمین نے بہت اچھی فصل دی۔ پس خزانے کی تلاش کے لالچ میں محنت کی جس کے نتیجہ میں انہیں بہت سا غلہ مل گیا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی آپ سے یہی حکمت کا سلوک فرمایا ہے۔ ایک رات اور اس رات کے چند لمحے کہہ کر خاموش ہو گیا کہ اب مجھے تلاش کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس راتیں محنت کرو خوب عبادت کرو اور دعائیں کرو بلکہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی کمر ہمت کس لو۔ اس میں ایک اور حکمت بھی تھی اور وہ یہ کہ فرمایا طاق راتوں میں اسے تلاش کیا کرو۔ اس طرح ایک رات کا وقفہ دے کر آرام کی صورت بھی پیدا کر دی۔ اگر دس راتیں مسلسل رکھتے تو تیسری چوتھی راتوں کے بعد لیلۃ القدر ملتی بھی تو کسی کو مانگنے کا ہوش نہ ہوتا کہ کیا مانگیں نیند کے مارے برا حال ہوتا۔ پتہ نہ لگتا کہ کہہ کیا رہے ہیں۔

پس کتنا پیارا مذہب ہے۔ اس میں انسانی فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کتنی تفصیل ہے۔ دین بہت باریکی میں اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ نہیں ایک رات تھوڑا سا آرام کر لیا کرو لیلۃ القدر کو طاق راتوں میں ڈھونڈا کرو۔

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہندو ہمسایہ کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔

(سراج منیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت احمد صاحب

حضرت مسیح موعود کی خلیفہ اول سے محبت

یہ ایک سنت مستمرہ ہے کہ جب بھی خداتعالیٰ کا کوئی مامور آتا ہے تو خداتعالیٰ اپنے فرستادے کی مدد کے لئے خاص انصار عطا فرماتا ہے جو کہ خداتعالیٰ کے مامور پر دل و جان سے قربان ہوتے ہیں اور جب بھی انہیں کوئی خدمت کا موقع ملتا ہے تو وہ دلی بشاشت سے اس خدمت کو ادا کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کا مامور بھی ان سے بہت پیار کرتا ہے اور بے شمار دعاؤں سے نوازتا ہے۔

اس مضمون میں حضرت مسیح موعود کی محبت اپنے یگانہ رفیق حضرت مولوی نورالدین صاحب سے بیان کرنا مقصود ہے۔ اور اس امر کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے آپ کے نام خطوط سے جو محبت عیاں ہوتی ہے اس کو بیان کیا جائے یہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم کے نام سے شائع کئے گئے ہیں۔

آپ کی صحت کے لئے دعا

جب آپ 1887ء میں بیمار ہوئے تو حضرت مسیح موعود نے آپ کو خط لکھا جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"خداتعالیٰ آپ کو جلد تر شفا بخشے مجھ کو آپ کی بار بار علالت سے دل کو صدمہ پہنچتا ہے اور بمقتضائے بشریت قلق و کرب شامل ہو جاتا ہے خداتعالیٰ بہت جلد وہ دن لائے کہ آپ کی کلی صحت کی میں بشارت سنو۔ (ص24)

حضرت مسیح موعود نے آپ کی صحت کے لئے بہت دعائیں کیں کہ خداتعالیٰ آپ کو صحت مند کرے اور آپ دین کے کاموں میں مصروف ہوں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔

"انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے دعا کروں گا جو کبھی کبھی خداتعالیٰ کے فضل سے ایک یگانہ رفیق کے لئے کی جاتی ہے
ہمارا حاکم ذوی الاقتدار زندہ حی و قیوم موجود ہے جس کے آستانہ پر ہم گرے ہوئے ہیں جس قدر اس کی مہربانیوں اس کے فضلوں اس کی عجیب قدرتوں اس کی عنایات خاصہ پر بھروسہ ہے اس کا بیان کرنا غیر ممکن ہے"
(ص122)

حضرت مسیح موعود دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ آپ ہمیں اپنے حالات سے مطلع رکھا کریں تاکہ دعا کے لئے ایک جوش پیدا ہو اور جب دل پر ایک خاص قسم کی کیفیت حالات کی آگاہی سے پیدا ہو تو وہ پھر ضرور مقبول ہوتی ہے۔

عیادت کے لئے سفر

جب حضرت مسیح موعود کو علم ہوا کہ آپ کی طبیعت ناساز ہے اور مسلسل علاج سے افاقہ نہیں ہو رہا تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ آپ اپنے دوست کی عیادت کے لئے کشمیر کا سفر کریں گے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"آج رجسٹری شدہ خط کے روانہ کرنے کے بعد اخویم حکیم فضل دین صاحب کا خط جو بلف ہذا روانہ کیا جاتا ہے۔ آپ کی علالت طبع کے بارے میں پہنچا۔ اس خط کو دیکھ کر نہایت تردد ہوا اس لئے میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ آپ کی عیادت کے لئے آؤں۔ اور میں خداتعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو من کل الوجوہ تندرست دیکھوں (ص50)"

لہذا آپ اس مجوزہ پروگرام کے مطابق آپ کی عیادت کے لئے گئے اور آپ نے دوران سفر آپ کے لئے بہت دعائیں کیں آپ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی حکیم نورالدین کو شفا عطا فرمائی۔

ایک خط میں آپ فرماتے ہیں آپ کو میں یگانہ دوست سمجھتا ہوں اور آپ کے لئے میرے دل و جان سے دعائیں نکلتی ہیں"

آپ کے خطوط پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ خلیفہ اول سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے اور آپ کو آپ کی ملاقات کا بہت شوق رہتا تھا آپ اکثر خط کے آخر پر لکھتے ہیں "آپ کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے۔ اللہ جلشانہ جلد کوئی تقریب پیدا کردے" (ص15)

آپ کے نکاح ثانی کی تجویز اور کوشش

جب آپ خلیفہ اول کی عیادت کرکے واپس آئے تو آپ نے محسوس کیا کہ اگر آپ کا دوسرا نکاح ہو جائے تو یہ امر آپ کے لئے موجب برکت ہوگا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "جب سے یہ خاکسار آپ کی ملاقات کرکے آیا ہے تب سے مجھے آپ کے ہموم و غموم کی نسبت دن رات خیال لگا ہوا ہے اور میرا دل بڑے یقین سے فتویٰ دیتا ہے کہ اگر نکاح ثانی کا دلخواہ انتظام ہو جاوے تو یہ امر موجب برکات کثیرہ ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے تمام کسل و حزن بھی دور ہو گا اور اللہ جلشانہ اپنے فضل و کرم سے اولاد صالح صاحب عمرو برکت بھی عطا کرے گا لیکن اہلیہ ایسی چاہئے جس سے موافقت تامہ کا پہلے سے یقین ہو جائے۔ نہایت نیک قسمت اور سعید وہ آدمی ہے کہ جس کو اہلیہ صالحہ محبوبہ میسر آجائے کہ اس سے تقویٰ طہارت کا استحکام ہوتا ہے۔ اور ایک بزرگ حصہ دین اور دیانت کا صفت میں مل جاتا ہے۔ اس وجہ سے تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اس بات کی طرف لگی رہی ہے کہ انہیں جمیلہ حسینہ صالحہ بیوی میسر آوے جس سے گویا انہیں ایک قسم کا عشق ہو۔ ہمارے نبی ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت کا ایک مشہور واقعہ ہے اور لکھا ہے کہ اسلام میں پہلے وہی محبت ظہور میں آئی سو میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اللہ جلشانہ آپ کو یہ نعمت عطا کرے۔ میرے نزدیک یہ نعمت اکثر نعمتوں کی اصل الاصول ہے اور چونکہ مومن اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کا طالب و جویاں بلکہ عاشق و حریص ہوتا ہے اس لئے میری رائے میں مومن کے لئے یہ تلاش واجبات میں سے ہے اور میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک اور برکتوں کا بھرا ہوا ہے جس میں مرد اور عورت میں محبت و اخلاص و موافقت ہو..... (ص50)"

لہذا آپ نے حضرت مولوی صاحب کے نکاح ثانی کے لئے کوششیں شروع کردیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ دعا بھی کرتے تھے جس کی وجہ سے خداتعالیٰ نے حضرت خلیفہ اول کو صالحہ بیوی عطا فرمائی۔

تکذیب براہین کی طرف توجہ

جب حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ تالیف فرمائی اور اس میں آپ نے تمام مذاہب کو چیلنج کیا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے اور آنحضرت ﷺ زندہ رسول ہیں۔ اس بات میں اگر کوئی مقابلہ کرنے کی جسارت رکھتا ہے تو وہ میدان میں آئے تو براہین احمدیہ کا جواب لیکھرام نے لکھا جس میں اس نے نہایت گندی گالیاں نکالیں تو آپ تکذیب براہین کا جواب لکھنے کے لئے خلیفہ اول کو ارشاد فرماتے ہیں۔

"میں آپ کو ایک ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ حال میں لیکھرام نام ایک شخص نے میری کتاب براہین کے رد میں بہت بکواس کی ہے اور اپنی کتاب کا نام تکذیب براہین احمدیہ رکھا ہے یہ شخص اصل میں غبی اور جاہل مطلق ہے اور بجز گندی زبان کے اس کے پاس کچھ نہیں مگر معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب کی تالیف میں بعض انگریزی خواں اور دنی التعداد ہندوؤں نے اس کی مدد کی ہے کتاب میں دو رنگ کی عبارتیں پائی جاتی ہیں جو عبارتیں دشنام دہی اور تمسخر اور ہنسی اور ٹھٹھے سے بھری ہوئی ہیں اور لفظ لفظ میں توہین اور ٹوٹی پھوٹی عبارت گندی اور بدشکل ہیں۔ وہ عبارتیں تو خاص لیکھرام کی ہیں اور جو عبارت کسی قدر تہذیب رکھتی ہے اور کسی علمی طور سے متعلق ہے وہ کسی دوسرے خواندہ آدمی کی ہے۔ غرض اس شخص نے خواندہ ہندوؤں کی منت سماجت کرکے اور بہت سی کتابوں کا اس نے خیانت آمیز حوالہ لکھ کر یہ کتاب تالیف کی ہے اس کتاب کی تالیف سے ہندوؤں میں بہت جوش ہو رہا ہے...... اس پر افتراء کتاب کا تدارک بہت جلد از بس ضروری ہے اور یہ عاجز ابھی ضروری کام سراج منیر سے جو مجھے درپیش ہے بالکل عدیم الفرصت ہے اور میں مبالغہ سے نہیں کہتا اور نہ آپ کی تعریف کی رو سے۔ بلکہ قوی یقین سے خداتعالیٰ نے یہ میرے دل میں جما دیا ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لئے آپ کے دل میں جوش ڈالا ہے اور میری ہمدردی پر مستعد کیا ہے۔
کوئی دوسرا آدمی ان صفات سے موصوف نظر نہیں آتا اس لئے میں آپ کو یہ تکلیف دیتا ہوں۔" (ص38)

لہذا آپ نے اپنے آقا کے حکم کے مطابق اس کتاب کا مطالعہ کرکے اس کا مسکت جواب لکھا

حضور کا مقام اخلاص

حضرت مسیح موعود نے آپ کے مقام اخلاص کی بہت زیادہ تعریف کی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"سچ تو یہ ہے کہ میں نے اس زمانہ میں یہ خلوص و محبت و صدق قدم براہ دین کسی دوسرے میں نہیں پایا۔ اور آپ کی عالی ہمتی کو دیکھ کر خداوند کریم جلشانہ کے آگے خود منفعل ہوں" (ص45)

پھر فرماتے ہیں۔

"مجھے آپ کے اخلاق فاضلہ کہ گویا اس زمانہ کی حالت موجودہ پر نظر کرکے خارق عادت ہیں نہایت اطمینان قلبی سے یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا اور آپ کو اپنی رحمت خاصہ سے حظ وافر بخشے گا"

پھر فرماتے ہیں۔

"آپ ایک حقانی جماعت کے لئے مخلصانہ جوش اور ہمت اور استقامت میں ایک ایسا نمونہ ہیں جس کی دوسروں کو پیروی کرنی چاہئے۔ (ص100)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پاک اسوہ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میرے مولیٰ نے مجبور کیا

قریشی امیر احمد صاحب بھیروی کی شہادت ہے کہ ایک روز حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی خدمت میں چٹھی رساں کتابوں کا ایک وی پی پارسل لایا جو سولہ روپے کا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اول بڑے درد کے ساتھ فرمانے لگے۔

یہ کتابیں مجھے بہت پیاری ہیں اور میں نے بڑے شوق سے منگوائی ہیں لیکن اب ان کی قیمت میرے پاس نہیں ہے لیکن میرے مولیٰ کا میرے ساتھ ایسا معاملہ ہے کہ سولہ روپے آئیں گے اور ابھی آئیں گے۔

چنانچہ سب لوگ ابھی بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ ایک ہندو اپنے بیمار لڑکے کو لایا۔ حضرت نے نسخہ لکھ دیا۔ ہندو ایک اشرفی اور ایک روپیہ رکھ کر چل دیا۔ آپ نے اسی وقت سجدہ شکر کیا اور فرمایا کہ میں اپنے مولیٰ پر قربان جاؤں کہ اس نے تمہارے سامنے مجھے شرمندہ نہیں کیا اگر یہ شخص مجھے کچھ بھی نہ دیتا تو میری عادت ہی مانگنے کی نہیں۔ پھر ہو سکتا تھا کہ وہ صرف ایک روپیہ دیتا یا اشرفی ہی دیتا مگر میرے مولیٰ نے اسے مجبور کیا کہ میرے نورالدین کو سولہ روپے کی ضرورت ہے اس لئے اشرفی کے ساتھ روپیہ بھی ضرور رکھو۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پی محمد کینانور کیرلہ

ایک درویش کی یادگذشت......

1947ء کے تقسیم ملک کے نہایت خطرناک اور ہولناک ایام میں جبکہ شمالی ہند کے مسلمان پاکستان کی طرف اور پاکستان کے ہندو سکھ لوگ ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو رہے تھے سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک فرمائی کہ حفاظت مرکز قادیان کے لئے ہر جماعت کی طرف سے دو دو نوجوان تین تین ماہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔

اس وقت جماعت احمدیہ بمبئی کے بہت سارے احباب نے قادیان جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس وقت یہ فیصلہ ہوا کہ قرعہ اندازی کرکے دو افراد کو منتخب کیا جائے۔ چنانچہ اس قرعہ اندازی کے نتیجہ میں میرے ماموں محترم پی محمد صاحب اور میرے خالہ زاد بھائی محترم پی زین العابدین صاحب کے نام آئے۔ یہ دونوں بمبئی میں ملازمت کی خاطر گئے تھے۔ ان کا آبائی وطن کنور (کیرلہ) ہے۔ ان میں سے مکرم زین العابدین صاحب کی وفات چند سال قبل کنور میں ہوئی تھی محترم پی محمد صاحب کو قادیان دارالامان جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے خاکسار کی خواہش پر اپنی یادداشت مالہ یالم میں لکھ کر دی تھی۔ اس کا ترجمہ ایک تاریخی واقعہ کی حفاظت اور ریکارڈ کے طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (محمد عمر مربی انچارج کیرلہ)

جب ہم دونوں کے نام قرعہ اندازی میں آ گئے تو جماعت احمدیہ بمبئی نے ہدایت فرمائی کہ ہم دونوں فوری طور پر قادیان کے لئے رخت سفر باندھ لیں۔ اس وقت ہندوستان کے کسی علاقہ سے قادیان جانا جان کو خطرہ میں ڈالنے والی بات تھی۔ اس وقت شمالی ہندوستان خاص کر فرقہ وارانہ فسادات کی آگ کی لپیٹ میں تھا۔

ہمیں اطلاع ملی کہ بمبئی سے ایک بحری جہاز کراچی جا رہا ہے تاکہ کراچی سے ہندو مہاجروں کو ہندوستان لے آئے۔ بہت مشکل سے ہمیں اس جہاز میں جانے کی اجازت اور ٹکٹ مل گئی۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ ہم دونوں خیریت سے کراچی پہنچ گئے۔ کراچی میں مہاجروں کا شدید ہجوم تھا کراچی سے دوسرے دن لاہور جانے کا ارادہ کیا۔ جب ہم کراچی ریلوے سٹیشن میں پہنچے تو وہاں کی حالت ناقابل بیان تھی۔ لاہور جانے والی گاڑی میں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ گاڑی کے اندر اور چھت پر بھی سینکڑوں افراد اپنی جان بچانے کی خاطر جوں کی طرح چمٹے پڑے تھے۔ بہت مشکل سے ہم دونوں گاڑی کے اندر دھکیل دیئے گئے۔ ہم دونوں انگریزی حرف N کی طرح بیٹھے کسی قسم کی حرکت کئے بغیر کئی گھنٹے کاٹے اسی طرح رات گذاری کراچی سے لاہور پہنچنے تک نصف گلاس پانی تک ہمیں نہیں ملا تھا جب ہم دونوں دوسرے دن صبح لاہور سٹیشن میں پہنچے تو نیم مردے کی حالت تھی لاہور سٹیشن سے باہر آکر ایک پیالی چائے ملنے کی بہت کوشش کی لیکن نہیں ملی۔ ہم کیرلہ والے چائے پینے کے بہت عادی ہیں۔ اس وقت ایک گھوڑا گاڑی والے کو رتن باغ کا پتہ دیا جہاں قادیان کے مہاجرین اور سیدنا حضرت مصلح موعود رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے ہمیں وہاں حفاظت کے ساتھ پہنچایا ہم رتن باغ کے درویش کیمپ میں دوپہر ایک بجے تک پہنچائے گئے۔ سب سے پہلے ہم وہاں کے دفتر میں گئے اور اپنی آمد کی غرض بتائی۔ دفتر کے تمام افسران فوج سے ریٹائرشدہ تھے۔ انہوں نے جب کچھ تردد کا اظہار کیا تو ہم نے حضرت مصلح موعود سے ملاقات کی خواہش کی۔ ان کی طرف سے اجازت ملنے پر ہم نے حضور اقدس کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے ملاقات کی وہ ہمیں حضرت مصلح موعود کی خدمت میں لے گئے۔ ہم نے حضور اقدس سے سلام کہہ کر ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اس وقت حضور انور نے فرمایا آپ دونوں بے فکر رہیں۔ آپ دونوں کے قادیان جانے کا انتظام کیا جائے گا۔

اس کے بعد ہم کیمپ میں چلے گئے۔ وہاں دس بارہ دن انتظار کرنا پڑا۔ ایک دن رات کے وقت ہمیں کہا گیا کہ کل صبح قادیان کے لئے ایک ٹرک جا رہا ہے اس میں یہاں سے آٹھ افراد کے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہ ٹرک لاہور کے ہندو سکھ مہاجرین کو لے کر قادیان جانے والا تھا ہم دونوں اس میں سوار ہو گئے۔ لیکن جب ٹرک سرحد پر پہنچا تو ٹرک میں سوار دیگر مہاجروں نے کہا یہ آٹھ افراد (احمدی) ہیں۔ اس لئے انہیں آگے سفر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

چنانچہ ہمیں اسی جگہ ٹرک سے نیچے اترنے پر مجبور کیا گیا۔ اور ہم لاچار ہو کر واپس لاہور کے درویش کیمپ میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد قادیان جانے کے لئے ایک وین کا انتظام کیا گیا جس میں ہم دونوں کو جگہ مل گئی۔ ہمارے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب (ابن حضرت مصلح موعود) اور محترم حضرت مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی تھے۔

ہمیں ارشاد ملا تھا کہ زیادہ لباس اپنے ہمراہ نہ لے جایا جائے۔ چنانچہ اس ارشاد کے مطابق ہم نے صرف ایک ایک جوڑا کپڑوں کا ساتھ لیا وین جب لاہور سے امرتسر تک پہنچی تو حفاظت کی خاطر پولیس کا ایک دستہ ہمارے ساتھ ہو لیا۔ اس وین کے ساتھ 12 ٹرک اور تھے تاکہ قادیان سے مہاجرین کو لاہور لے جایا جائے۔

لاہور سے روانہ ہو کر قادیان پہنچنے تک دونوں ملکوں کو جانے آنے والے مہاجرین کی حالت دیکھ کر ہم خون کے آنسو بہاتے رہے۔ اور ساتھ ہی خلافت کی عظیم برکت کی وجہ سے اپنی حفاظت کی بات سوچ کر خدا تعالیٰ کے حضور ہمارے دل سربسجود ہوتے رہے۔

ہمارے ٹرک یکم نومبر 47ء کو رات کے وقت قادیان دارالامان میں پہنچ گئے۔ صبح 6 بجے محترم چوہدری مبارک علی صاحب بہت ساری روٹی اور دال لے کر آگئے۔ لاہور سے قادیان تک کے سفر میں ہمیں کوئی کھانا نہیں ملا تھا ان ٹرکوں میں قادیان کے 313 درویشان کو چھوڑ کر باقی احباب کو پاکستان بھیج دیا گیا۔

جب ہم قادیان میں پہنچے تو نہایت تکلیف دہ سفر اور صحیح کھانے پینے کی چیزیں نہ ملنے کی وجہ سے ہم دونوں کو خون کے ساتھ اسہال آنے لگے۔ جب ہم نے اس وقت ایک مالاباری بزرگ درویش محترم فخرالدین صاحب سے اس بات کا ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ اس وقت قادیان میں کوئی ڈاکٹر نہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ فوری طور پر ہم اس تکلیف دہ بیماری سے نجات پا گئے۔

ہمارے قادیان پہنچنے کے بعد ہماری رہائش کے لئے حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان میں انتظام کیا گیا تھا۔ ہم نے وہاں تین ماہ تک رہائش اختیار کی۔ اس وقت ہماری ڈیوٹی بیت مبارک سے ملحق دارالمسیح میں تھی۔ جہاں اب محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب رہائش پذیر ہیں۔

تین ماہ کے بعد ہماری رہائش بھی تبدیل کرکے دارالمسیح کے ایک کمرے میں کرا دی گئی۔ اس وقت میری ڈیوٹی رات کے 12 بجے سے 2 بجے تک اور زین العابدین صاحب کی اس کے بعد رات دو بجے تا چار بجے تھی۔ لیکن ہم دونوں اکٹھے ہی یعنی رات کے بارہ بجے تا صبح چار بجے یہ ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔

ڈیوٹی ختم ہوتے ہی ہم دونوں بیت مبارک میں تہجد پڑھنے کے لئے جاتے فجر کی نماز کے بعد ہم سب دعا کے لئے بہشتی مقبرہ جایا کرتے تھے۔

اس وقت قادیان میں چائے پینے کی عادت کسی کو نہ تھی اور نہ ہی کوئی چائے کی دوکان تھی۔

صبح ساڑھے 9 بجے ہم لنگر خانہ جا کر دو دو روٹی اور کچھ پتلی دال لے آیا کرتے تھے۔ وہ کھا کر صبح 10 بجے بہشتی مقبرہ میں جاتے وہاں ہماری ڈیوٹی دیگر درویشوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ کی چار دیواری کی تعمیر کی تھی۔

یہ کام ایک بجے دوپہر تک جاری رہتا تھا۔ اس کے بعد ہم نہا دھو کر ظہر کی نماز پڑھنے بیت مبارک جاتے تھے۔ اس وقت شدت کی بھوک لگتی تھی لیکن دوپہر کے کھانے کا سوال ہی نہیں تھا اگر جیب میں پیسہ ہوتا تب بھی کوئی چیز کھانے کو نہیں ملتی تھی ہم عصر تک خالی پیٹ ہی آرام کیا کرتے تھے۔ عصر کی نماز کے بعد کبھی کبھی مکرم فخرالدین صاحب مالاباری کے کتب خانہ میں جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ اس وقت ہمیں اطلاع ملتی تھی کہ قادیان کے احمدیہ محلّہ میں حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا جاتا تھا لیکن کوئی منصوبہ عملی جامہ نہیں پہنایا جاتا تھا اور ناکام ہو جایا کرتا تھا باوجود ہمارے اس وقت صرف تین سو تیرہ افراد ہونے کے غیروں کی نظر میں ہم ہزاروں کی تعداد میں دیکھے جاتے تھے۔ اس وجہ سے ان کے دل و دماغ میں خوف و ہراس پایا جاتا تھا۔

جب ہم دونوں دارالامان میں پہنچے تو اس وقت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس قادیان کے امیر مقامی تھے۔ آپ کے پاکستان تشریف لے جانے کے بعد محترم حضرت مرزا خلیل احمد صاحب اور آپ کے بعد محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ امیر جماعت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہمیں لنگر خانہ سے ملنے والی دو وقت کی خوراک کے علاوہ صابن تیل وغیرہ کے لئے مہینہ میں پانچ روپے مرکز کی طرف سے ملتے تھے۔

ہم تین ماہ کے لئے یہاں آئے تھے لیکن وہاں کے حالات کے پیش نظر ہمیں سات ماہ قیام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت تک ہم صحیح معنوں میں درویش بن چکے تھے۔ ہم دونوں کی قمیضیں پھٹنے لگیں۔ پینٹ پاجامہ میں تبدیلی ہو گیا۔ جوتے پھٹ گئے۔ مرمت کے لئے ہندو بازار میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ مرمت کروانے کے لئے ہمارے پاس پیسے بھی نہیں تھے۔

ہمارے قیام کے دوران ہم دونوں کے علاوہ محترم جناب فخرالدین صاحب مالاباری اور محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب مربی سلسلہ بھی صوبہ کیرلہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے اس وقت قادیان میں موجود تھے۔

اس طرح تقسیم ملک کے بعد ابتدائی دنوں میں حفاظت مرکز کی توفیق کیرلہ کی نمائندگی میں صرف ہمیں ہی ملی تھی۔ اس کے بعد ہی بعض خاندان وقف کرکے مستقل قیام کے لئے قادیان تشریف لے گئے تھے۔ انہیں محترم جناب H حسین صاحب اور محترم جناب محمد صاحب نسیم قابل ذکر ہیں ان کی وفات قادیان میں ہی ہوئی تھی۔ ان کے خاندان بفضلہ تعالیٰ اب بھی قادیان میں رہائش پذیر ہیں۔

ہمیں 1947ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی بھی توفیق بفضلہ تعالیٰ ملی۔ جن کی ڈیوٹیاں لگی ہوئی تھیں ان کو چھوڑ کر باقی سب درویشان کرام بیت اقصیٰ میں جلسہ سالانہ کے لئے موجود تھے۔ اس جلسہ کی صدارت کے فرائض امیر مقامی محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل جٹ نے سرانجام دیئے۔ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی (ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان) محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم ملک صلاح الدین صاحب کی اس وقت تقریریں ہوئیں۔

ایک دن شام کو محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی نے ہمیں بلا کر فرمایا کہ تین چار دنوں میں یہاں سے پاکستان کے لئے ایک بس آئے گی۔

اس میں آپ دونوں کی واپسی کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے آپ دونوں تیار ہو جائیں دوسرے دن ہم نے محترم امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہمارے یہاں آئے ہوئے سات مہینے گذر گئے لیکن ہمیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

عالم اسلام کے باہمی تنازعات

یہ بات نہایت خوشی کا باعث ہے کہ عالم اسلام کو فوری طور پر باہمی جنگ و جدل کے جو خطرات لاحق تھے ان میں کافی حد تک کمی آگئی ہے۔

ترکی اور شام

ترکی اور شام کی حکومتوں نے فراست اور عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں جس کی رو سے ترکی اور شام آپس میں کشیدگی ختم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

اس جھگڑے کی اصل وجہ یہ تھی کہ شام نے ترکی کے خلاف کردوں کو اپنے ہاں پناہ دے رکھی تھی اور ان کے کیمپ بنا دیئے گئے تھے جس میں ان کو گوریلا جنگ کی ٹریننگ دی جاتی تھی۔ جس پر ترکی کو اعتراض تھا اور وہ اس بات کو اپنی سلامتی کے لئے خطرہ سمجھتا تھا۔ بہرحال اب شام نے ترکی کی اس بات کو مان لیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ وہ ترکی کے خلاف کرد باغیوں کی کوئی مدد نہیں کرے گا نہ ہی ان کے کیمپ اپنے ملک میں قائم کرنے کی اجازت دے گا۔ اور نہ ہی اپنی سرزمین کو ترکی پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کرنے کی کردوں کو اجازت دے گا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق ترکی کے وزیر خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ شام نے ترکی کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے کرد تنظیم "پی۔ کے۔ کے" کو دہشت گرد تنظیم مان لیا ہے اور اب دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

گذشتہ چھ ہفتوں سے شام اور ترکی میں حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔ جس سے خطرہ تھا کہ کہیں ان میں جنگ کی نوبت نہ آجائے۔ جس کا فائدہ صرف اسرائیل کو پہنچ سکتا تھا۔ مگر مصر کے صدر حسنی مبارک اور دوسرے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کوششوں سے یہ مسئلہ بخیر و خوبی طے پا گیا ہے اور امید کی جانی چاہئے کہ یہ دونوں اسلامی ملک اب امن و آشتی سے رہیں گے اور باقی دنیا کے لئے جگ ہنسائی کا سامان مہیا نہیں کریں گے۔

اگرچہ فوری طور پر ترکی اور شام میں کردوں کے مسئلہ پر تو مفاہمت ہو گئی ہے اور فوری طور پر جنگ کا خطرہ ٹل گیا ہے لیکن اس مسئلے کے علاوہ دو اور مسائل ایسے ہیں جو کسی وقت بھی پھر ایسی ہی صورت حال پیدا کر سکتے ہیں۔ اور در اصل یہ مسئلہ ان ہی مسائل کا ایک شاخسانہ تھا۔

ان میں سے پہلا دریائے فرات کے پانیوں کی تقسیم کا مسئلہ ہے جو کہ دونوں ملکوں کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور جب تک اس پر کوئی منصفانہ فیصلہ نہیں ہوتا ان دونوں ملکوں کے تعلقات مستقل بنیادوں پر حل نہیں ہو سکتے۔

دوسرا مسئلہ ترکی کے اسرائیل کے ساتھ بڑھتے ہوئے تعلقات ہیں۔ یہ بات نہ صرف شام بلکہ تمام عرب ملکوں کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اسرائیل اور ترکی نے آپس میں فوجی معاہدہ بھی کر رکھا ہے۔ اس لئے اسرائیل اور عربوں کے کسی بھی تنازعے میں ترکی کا ملوث ہو جانا بعید از امکان نہیں ہو سکتا۔ عرب اس بات پر معترض ہیں کہ آگے چل کر یہ معاہدہ عرب دنیا کے لئے سنگین خطرات کا موجب ہو سکتا ہے۔ عرب ممالک کا کہنا ہے کہ اس معاہدہ کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں عسکری توازن متاثر ہوا ہے اور پلڑا اسرائیل کے حق میں مزید جھک گیا ہے۔ اگر موجودہ حالات ٹھیک نہ ہوتے تو خطرہ تھا کہ ترکی اور شام کی جنگ میں فوجی معاہدہ کی آڑ میں اسرائیل بھی اس میں کود پڑتا اور نتیجتاً تمام عرب ممالک کا شام کی مدد کے لئے آنا یقینی امر تھا۔ اس طرح ایک دفعہ پھر مشرق وسطیٰ کا امن تہس نہس ہو جاتا۔

ایران اور افغانستان

دوسرا قابل تشویش مسئلہ ایران اور افغانستان کے درمیان جنگ کا تھا۔ اس میں بھی اب کافی مثبت پیش رفت ہو چکی ہے اور دونوں اطراف نے جنگ کی زبان میں بات چیت کرنا ختم کر دیا ہے۔ اس مثبت پیش رفت کا کریڈٹ زیادہ تر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے افغانستان کے لئے خصوصی ایلچی لخدار براہیمی کو جاتا ہے۔ ان کی کوششوں کا اس میں کافی عمل دخل ہے۔ براہیمی نے دو ہفتوں کے درمیان تہران کے دو دورے کئے ہیں جن کے نتیجہ میں صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ براہیمی نے بتایا ہے کہ مزار شریف میں ایرانی سفارت کاروں اور ارنا کے ایک صحافی کی ہلاکت کے بارے میں طالبان کے لیڈروں نے دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اس سلسلے میں ایران کو ایک دفعہ پھر یقین دلایا ہے کہ طالبان حکومت کسی بھی صورت میں ان اموات میں ملوث نہیں ہے بلکہ یہ حالات جنگ کا نتیجہ تھے۔

در اصل ایران اور افغانستان کا اصل جھگڑا یہ ہے کہ ایران چاہتا ہے کہ مستقبل کے افغانستان میں اپنا کردار قائم رکھے۔ جبکہ اس کی حامی جماعتوں کی شکست کے بعد اس کا یہ ارادہ پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس لئے اس نے طالبان کی حکومت کی بنیاد ہی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ روس۔ بھارت بھی ایک شکست خوردہ عناصر بن چکے ہیں۔ وسط ایشیا کی ریاستیں طالبان کی مذہبی انتہاپسندی سے خائف ہیں۔ اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں افغانستان کو فتح کرنے کے بعد طالبان ان ریاستوں کی طرف پیش قدمی نہ شروع کر دیں۔ اس لئے ان سب نے اپنے اپنے مقاصد کے لئے اتحاد کر لیا ہے اور طالبان کے خلاف جنگ کی ٹھانی ہے جو کہ ان کی حامی جماعتیں پہلے ہی ہار چکی ہیں اور اب صرف ان ملکوں کی امداد کے سہارے ہی چل رہی ہیں۔

اسوقت طالبان افغانستان کے 95 فی صد حصہ پر اپنی حکومت قائم کر چکے ہیں انہوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں جنرل اسمبلی میں افغانستان کی نشست کا حق دار تسلیم کیا جائے جو کہ ابھی تک برہان الدین ربانی کے پاس چلی آرہی ہے حالانکہ بدلے ہوئے حالات میں اس کو کسی بھی علاقے کا صدر نہیں کہا جا سکتا۔ کجا یہ کہ اسے سارے افغانستان کے صدر کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ اور اس کی حکومت کو افغانستان کی نمائندہ حکومت تسلیم کیا جائے۔ لیکن اقوام متحدہ نے طالبان کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے اور انہیں اقوام متحدہ کی نشست دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نو رکنی کمیٹی جو طالبان کے مطالبہ پر غور کر رہی تھی اس نے اپنا سابقہ فیصلہ بحال رکھا ہے جس کے تحت معزول صدر برہان الدین ربانی افغانستان کی نمائندگی کرتے رہیں گے۔ جس کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے اس نے کہا ہے کہ عالمی برادری افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کا قیام چاہتی ہے۔

بہرحال اقوام متحدہ کے نمائندے لخدار براہیمی کی کوششیں بار آور ہوتی معلوم ہوتی ہیں جو کہ نہ صرف افغانستان اور ایران بلکہ ان کے سب ہمسایہ ممالک کے لئے بھی خوش آئند بات ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مولانا عبدالباسط شاہد صاحب

مکرم شیخ خادم حسین صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی جماعتی خدمات کا سلسلہ کراچی جیسی بڑی' فعال اور مستعد جماعت سے شروع ہوا۔ کراچی کی جماعت میں بعض بڑی منتخب اور منفرد خوبیوں کی شخصیات موجود تھیں۔ وہ بزرگ جن کی رہنمائی' امداد اور حوصلہ افزائی اس ہیچمدان کو حاصل ہوئی ان میں ایک نمایاں نام محترم شیخ خادم حسین صاحب کا بھی تھا۔ آپ حلقہ مارٹن روڈ میں رہائش پذیر تھے اور حسن اتفاق سے ان سے وہاں ملاقات کے مواقع بہت کثرت سے میسر آتے رہے۔ محترم شیخ صاحب کی متانت و سنجیدگی' علمی و ادبی مذاق' طبعی نفاست و قرینے کی وجہ سے باہم دوستی اور احترام کے تعلق میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوتا رہا۔ آپ کے علمی ذوق کی وجہ سے بالعموم اساتذہ کے کلام یا در شین فارسی گفتگو کا موضوع ہوتی۔ آپ کو اپنی سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں ایک عرصہ ایران میں گزارنے کا موقع ملا تھا اس طرح سرکاری ملازمت سے فارغ ہو کر بھی آپ اپنے طور پر ایران چلے گئے۔ وہاں کے علمی حلقوں اور پڑھے لکھے سنجیدہ لوگوں میں آپ کی بڑی عزت تھی۔ محترم شیخ صاحب نے ان تعلقات کو ہمیشہ بڑے احسن انداز میں نبھایا جس کا ثبوت یہ ہے کہ ان میں سے کئی ایک کے ساتھ باوجود پیرانہ سالی کے عوارض کے آپ نے باقاعدہ خط و کتابت کا سلسلہ قائم رکھا اور کئی سعید روحوں کو حق و صداقت کو سمجھنے اور ماننے کی توفیق بھی حاصل ہوئی۔ محترم شیخ صاحب کو دعوت الی اللہ کا خاص ملکہ اور جوش تھا تاہم آپ کی گفتگو اور تبادلہ خیالات میں کبھی بھی بحث و مباحثہ اور تلخی کی کیفیت نہیں ہوتی تھی۔ بڑے عمدہ طریق پر آہستہ آواز اور موثر الفاظ میں اپنی بات اس طرح سمجھاتے کہ سننے والا یہ تاثر ضرور لیتا کہ یہ صاحب میرے خیر خواہ ہیں اور ان کی بات کو توجہ سے سننا چاہئے۔ ایسا شخص جب آپ کے قریب آتا تو آپ کا حسن کردار پھر اسے کبھی پیچھے ہٹنے کی اجازت نہ دیتا۔

دفتر خارجہ میں سرکاری ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد کم و بیش آٹھ سال ایران میں رہے۔ وطن واپسی پر آپ کو جامعہ احمدیہ میں فارسی پڑھانے کی خدمت کا موقع ملا۔ اس امر کا تذکرہ وہ ایسی خوشی سے کرتے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ وہ جامعہ میں خدمت کو بہت بڑی سعادت اور اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔ اس زمانہ میں آپ نے بعض تحریری خدمات کا بھی موقع پایا۔ بعد میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ کی سالہا سال کی محنت کا نتیجہ کتابی شکل میں شائع بھی ہوا یا نہیں۔

آپ ایک مشاق شاعر تھے۔ اردو اور فارسی میں آپ کا کلام ایک عرصہ قبل جماعتی رسائل و اخبارات میں بھی چھپتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آخر عمر میں آپ اس طرف زیادہ متوجہ نہیں رہے۔

محترم شیخ صاحب کا دھان پان جسم دیکھ کر یہ خیال نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ باقاعدہ ورزش کرتے ہیں۔ تاہم جب آپ اسی کے عدد کو چھو رہے تھے تو اس زمانہ میں بھی باقاعدہ چہل قدمی اور ورزش کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک خاص بات یہ تھی کہ آپ کو ایک کتاب جس کا نام غالباً OLD AGE ITS CAUSE AND CURE تھا پڑھنے کو ملی۔ آپ کو یہ کتاب بہت پسند آئی اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھتے اور اس کتاب میں بیان کئے ہوئے طریق کے مطابق ہر عضو کی ورزش کرتے تھے۔ اپنی اچھی صحت اور طویل عمری کا ایک سبب اسے بھی سمجھتے تھے۔

محترم شیخ صاحب کراچی سے ایران تشریف لے گئے اور پھر پاکستان آکر جامعہ میں پڑھانے لگے اس طرح کم و بیش تیس سال کے بعد حسن اتفاق سے ہم ربوہ میں اکٹھے ہوئے تو پرانی مجالس پھر سے شروع ہو گئیں۔ ان مجالس کے فوائد اب پہلے سے کہیں بڑھ چکے تھے محترم شیخ صاحب نے شہد کی مکھی کی طرح مسلسل محنت سے علم و عرفان کا شہد جمع کر رکھا تھا اور بقدر ظرف کسی قدر خوشہ چینی کا موقع ملنے لگا۔

عمر کے آخری حصہ میں ضعف بصارت اور پیرانہ سالی کے بعض عوارض میں مبتلا رہنے کے بعد میرے یہ بزرگ دوست قریباً 92 سال کی عمر میں عید کے روز 98-4-8 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب (شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل) ابن مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 22۔ اکتوبر 1998ء کو منعقد ہوئی۔ بارات مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل و ناظم دارالقضاء ربوہ کی سربراہی میں ربوہ سے کھاریاں پہنچی۔

جہاں مکرم محمد امتیاز خالد صاحب مربی سلسلہ نے ان کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ الودود صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب مرحوم کھاریاں بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

تقریب رخصتی پر مکرم چوہدری رشید الدین صاحب امیر ضلع گجرات نے دعا کروائی۔ عزیزہ امتہ الودود صاحبہ مکرم چوہدری صاحب موصوف کی بھتیجی ہیں۔

مورخہ 24۔ اکتوبر کو مکرم چوہدری محمد دین صاحب نے اپنے مکان واقع دارالفتوح ربوہ میں دعوت ولیمہ (عصرانہ) کا اہتمام کیا۔ جس کے اختتام پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

○ مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد دین صاحب کی شادی 23۔ اکتوبر 1998ء کو ربوہ میں انجام پائی۔ عزیز موصوف کا نکاح مورخہ 18۔ اکتوبر 1998ء کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے ہمراہ عزیزہ مکرمہ سلیمہ عظمیٰ صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد سلیم صاحب ناصر آباد ربوہ بعوض حق مہر مبلغ پچیس ہزار روپیہ بعد نماز عصر پڑھا اور دعا کرائی۔ مورخہ 23۔ اکتوبر 98ء کو بارات ناصر آباد ربوہ گئی جہاں مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کرائی۔ مورخہ 24۔ اکتوبر کو دارالفتوح میں دعوت ولیمہ (عصرانہ) منعقد ہوئی جہاں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کرائی۔ عزیزہ سلیمہ عظمیٰ صاحبہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کلاس معلمین وقف جدید

○ کلاس معلمین وقف جدید کے لئے درخواستیں 30۔ نومبر 1998ء تک موصول ہونی ضروری ہیں انٹرویو 5۔ دسمبر بروز ہفتہ ہو گا۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

تقریب شادی

○ مکرم مقبول احمد صاحب بھٹی ابن مکرم رشید احمد صاحب (فلاڈلفیا۔ امریکہ) اور عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب منیب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی شادی مورخہ 24۔ اکتوبر 1998ء کو محلہ دارالعلوم غربی ربوہ میں عمل میں آئی۔

عزیز مقبول احمد صاحب بھٹی مکرم قاضی ضیاء الدین صاحب یکے از رفقاء 313 کی پانچویں نسل اور خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید کا نواسہ ہے اور عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب کی پوتی ہے اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری (خالد احمدیت) کی نواسی ہے۔

تقریب رخصتی پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔ اگلے دن مجلس انصار اللہ پاکستان کے وسیع لان میں دعوت ولیمہ (عصرانہ) کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

عزیزان کا نکاح مورخہ 29۔ جون 1998ء کو جلسہ سالانہ امریکہ کے موقعہ پر مکرم مولانا شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے بیت الرحمٰن واشنگٹن ڈی سی میں پڑھا تھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک اور موجب راحت و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

آغاز لینگویج سنٹرز

○ 1۔ کوٹ دیالداس ضلع شیخوپورہ۔

مورخہ 98-8-20 کو واقفین نو کو عربی زبان سکھانے کی کلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب نمائندہ وکالت وقف نو نے زبان سکھانے کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات سنائیں۔

2۔ بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ۔

مورخہ 98-6-29 کو عربی زبان بذریعہ V.C.R ۔ T.V سکھانے کی کلاس کا آغاز ہوا۔ کلاس ہفتہ میں دو روز ہوا کرے گی۔

3۔ تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ۔

مورخہ 98-8-28 کو تلونڈی کھجوروالی میں واقفین نو بچوں کو عربی زبان بذریعہ V.C.R ۔ T.V سکھانے کی کلاس کا آغاز ہوا۔ کلاس ہفتہ میں دو روز ہوا کرے گی۔ مکرم نوید احمد سعید صاحب نمائندہ وکالت وقف نو نے آغاز کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تاریخ داخلہ برائے بی۔ اے / بی۔ ایس۔ سی

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی۔ اے / بی۔ ایس۔ سی تھرڈ ایئر کلاس (تعلیمی سیشن 2000-1998ء) میں داخلہ کے لئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 7۔ نومبر 98ء ہے۔ داخلہ کے انٹرویو برائے بی۔ اے 10۔ نومبر کو اور برائے سائنس مورخہ 11۔ نومبر 98ء صبح نو بجے شروع ہوں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم مقبول احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح محترمہ رخسانہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم سردار احمد شاہد صاحب سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے 29۔ اکتوبر کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں 20 ہزار حق مہر پر پڑھا احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد شریف صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی کی اہلیہ محترمہ کی صحت ہرنیا کے آپریشن کے بعد ٹھیک نہیں ہے۔ احباب کرام سے موصوفہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عارف حمید صاحب ناظم آباد کراچی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کی خوشدامن مکرمہ راحت ایاز صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد خان ایاز صاحب آف سبزہ زار لاہور شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار اور کراچی میں زیر علاج ہیں اس طرح ان کی والدہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 5

قادیان کی پوری بستی دیکھنے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ اس عرصہ میں ہم بیت اقصیٰ سے لے کر بہشتی مقبرہ تک علاقہ ہی دیکھ سکے تھے۔ ہماری درخواست قبول فرماتے ہوئے محترم امیر صاحب نے ایک خادم کو بلا کر ہدایت فرمائی کہ ان دونوں کو قادیان کی بستی دکھائی جائے۔ یہ فرما کر منارۃ المسیح کی چابی دی اور ارشاد فرمایا کہ منارۃ المسیح کے نصف حصہ تک ہی چڑھنے کی اجازت ہے اوپر تک جانا خطرے سے خالی نہیں۔

اس طرح ہم نے منارہ کے نصف حصہ تک چڑھ کر پورا شہر دیکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اس وقت کے خطرناک حالات کے پیش نظر کسی کو بھی ہمارا محلہ چھوڑ کر باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔

23۔ مئی 1948ء کو ہم 20۔ افراد پر مشتمل ایک وفد قادیان سے روانہ ہو کر اسی دن شام کو خیریت سے لاہور میں پہنچا۔ ہم نے عصر کی نماز سیدنا حضرت مصلح موعود کی اقتداء میں پڑھی۔

اس کے بعد حضور اقدس کو اپنا منتظر پایا۔ حضور نے ہم میں سے ہر ایک کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اور خوشنودگی کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد ہم اپنی قیام گاہ میں گئے اور اپنے صندوق بیگ وغیرہ جو امانتاً سپرد کر گئے تھے حاصل کئے۔

دوسرے دن حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اقدس میں پھر حاضر ہوئے۔ حضور انور نے قادیان کے حالات تفصیل سے دریافت فرمائے۔ اس کے بعد بتایا کہ واپس دہلی کے راستے سے جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ اس لئے آپ لوگ سیدھے یہاں سے کراچی جائیں۔ وہاں سے بمبئی ایک بحری جہاز جا رہا ہے اس میں فوری طور پر سوار ہو جائیں۔ اس لئے کہ اس کے بعد ویزا اور پاسپورٹ وغیرہ کا سسٹم آنے والا ہے ہمیں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے تین منٹ کا وقت دیا تھا لیکن حضرت اقدس نے ہمیں نو منٹ کا وقت از راہ کرم عنایت فرمایا۔

اس کے بعد ہم نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور محترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ملاقات کی۔ محترم حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اتنی چھوٹی عمر میں آپ دونوں نے بہت بڑی قربانی کی ہے اور یہ قربانی وقت کا تقاضہ تھی۔ اس وقت میری عمر 20 سال اور میرے بھانجہ زین العابدین کی عمر 19 سال تھی۔ محترم مفتی صاحب نے ہمیں چائے اور لوازمات سے نوازا۔

اسی دن شام کو ہم لاہور سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اسی وقت حضور کے ارشاد کے مطابق بمبئی جانے والے بحری جہاز سے ٹکٹ حاصل کی۔ کراچی پہنچنے کی خبر ملتے ہی وہاں کے احباب کرام ہم سے ملاقات کرنے اور قادیان کے احوال دریافت کرنے کے لئے بہت ذوق و شوق سے آتے رہے۔

ایک دن کراچی میں قیام کر کے ہم بمبئی کے لئے روانہ ہوئے اور دو دن بعد 26۔ مئی کو ہم خیریت سے بمبئی پہنچے۔ اس وقت جماعت احمدیہ بمبئی میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب بطور مربی انچارج متعین تھے جماعت نے ہمارے اعزاز میں ایک بہت بڑی پارٹی دی۔ اور ہم نے قادیان کے احوال تفصیل سے سنائے۔

اس طرح خدا کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مصلح موعود کی تحریک پر لبیک کہنے اور قادیان دارالامان کی زیارت اور وہاں کے روح پرور روحانی ماحول سے سات ماہ تک فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

میرا بھانجہ اور ساتھی مکرم زین العابدین صاحب آٹھ سال کا عرصہ ہوا اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور غریق رحمت کرے۔

آخر میں احباب کی خدمت میں خادم اپنی جسمانی و روحانی ترقی کے لئے اور انجام بخیر ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان۔ 18۔ دسمبر 97ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 3- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
4- نومبر- غروب آفتاب 5-19
5- نومبر- طلوع آفتاب 6-26

عالمی خبریں

نکاراگوا میں 15 ہزار ہلاک

جنوبی امریکی ملک نکاراگوا میں شدید بارشوں سے تودے گرنے سے 15- ہزار افراد زندہ دفن ہو گئے- ہزاروں افراد لاپتہ ہیں- صرف 808 لاشیں مل سکی ہیں- نکاراگوا کے صدر نے تین دن قومی سوگ منانے کا اعلان کیا ہے- درجنوں دیہات منوں مٹی تلے دفن ہو گئے- سمندری طوفان میں مرنے والوں کی تعداد گیارہ سو ہو گئی- متاثرہ علاقوں میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے-

عراق راضی ہو گیا

عراق نے اقوام متحدہ کی ایک ٹیم کو وسیع پیمانے پر تباہی کا باعث بننے والے اسلحہ کے مشتبہ ذخیرہ گاہوں کی نگران تنصیبات کی دیکھ بھال کی اجازت دے دی ہے-

ایرانی افواج افغان بارڈر پر

ایران نے کہا ہے کہ ایرانی افواج فوجی مشقوں کے بعد بھی افغان سرحد پر موجود رہیں گی- افغان بحران کا واحد حل اس ملک میں وسیع البنیاد حکومت کا قیام ہے- افغان سرحد کے قریب ہونے والی جنگی مشقیں ختم ہو گئیں- ان مشقوں میں دو لاکھ ستر ہزار فوجیوں کے علاوہ فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے بھی حصہ لیا- جدید ترین ہتھیار اور گولہ بارود استعمال کیا گیا-

اسرائیل کی خلاف ورزی

اسرائیل نے یہودی بستیوں کی تعمیر پھر سے شروع کر دی ہے- عرب باشندوں نے کہا ہے کہ یہودی بستیوں کی تعمیر کا کام جارحانہ قدم اور امن معاہدے کی سراسر خلاف ورزی ہے- فرانس نے یہودی بستیوں کی تعمیر کو قابل مذمت قرار دیا ہے-

ایک ڈویژن فوج مزید

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے جذبہ آزادی کو دبانے کے لئے سات لاکھ بھارتی فوج کم پڑ گئی ہے- لہٰذا ایک ڈویژن فوج مزید طلب کر لی گئی ہے- ٹائمز آف انڈیا نے بتایا ہے کہ 1992ء کے بعد سے ایک وقت میں اتنی بڑی تعداد میں بھارتی فوج مقبوضہ وادی میں نہیں بھیجی گئی-

پیاز کے بعد نمک

بھارت میں پیاز کی قیمت 100 روپے کلو تک پہنچ جانے کے بعد اب نمک کی قلت پیدا ہو گئی اور نمک کی قیمت 50 روپے کلو تک پہنچ گئی ہے-

عرفات بیچ میں نہ آئیں

فلسطینیوں کی انتہا پسند تنظیم حماس نے کہا ہے کہ ہماری لڑائی اسرائیل سے ہے یاسر عرفات درمیان میں نہ آئیں- عرفات نے اسرائیل کو خوش کرنے کے لئے حماس کے خلاف کارروائی شروع کی ہے- اب توپوں کا رخ مجبوراً ان کی طرف کرنا پڑے گا-

ملکی خبریں

کراچی میں 100 گرفتار

کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف جاری شدہ آپریشن کے دوران متحدہ قومی موومنٹ کے مزید 100- کارکن گرفتار کر لئے گئے- ذوالفقار حیدر ایم پی اے سمیت دو ارکان سندھ اسمبلی کے گھروں پر چھاپے ناکام رہے- حقیقی کے رہنماؤں کی گرفتاری پر کشیدگی شدید ہنگامہ آرائی 'جلاؤ' گھیراؤ سے چار گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں- ایک ریٹائرڈ کرنل کو قتل کر دیا گیا- مقتول ایک مقامی فائیو سٹار ہوٹل میں مینیجر سیکیورٹی گارڈ تھا- بریگیڈ کے علاقے میں مقتول کی کار پر اندھادھند فائرنگ کے بعد دہشت گرد مقتول کی گاڑی میں موجود رقم بھی ساتھ لیکر فرار ہو گئے- 22- افراد کے قتل میں مطلوب ملزم عمران بھی مقابلے کے بعد اسلحہ سمیت گرفتار- دیگر گرفتار شدگان سے بھاری اسلحہ برآمد ہوا-

وزیراعظم کا انتباہ

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ مزید مشکلات آ سکتی ہیں قوم کو ہمت کرنا ہو گی- دہشت گردی بہت پرانا مرض ہے- راتوں رات ختم نہیں کر سکتے- کسی مخصوص گروپ' جماعت یا برادری کو نشانہ نہیں بنائیں گے- بہت جلد عوام کے چہروں پر رونقیں اور کراچی کی روشنیاں لوٹ آئیں گی گورنر راج کا واحد مقصد ظلم کا خاتمہ ہے-

پھر خفیہ رابطہ

ایک غیر مصدقہ خبر کے مطابق حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان پھر خفیہ رابطہ ہو گیا ہے- اس میں چوہدری نثار اہم کردار ادا کر رہے ہیں- عامر اللہ کا انٹرویو ایم کیو ایم کے کہنے پر روکا گیا- قائدوں کے معاملے میں متحدہ خود دو گروپوں میں تقسیم ہو گئی ہے-

محض دکھاوا

بی بی سی نے کہا ہے کہ کراچی میں گورنر راج محض دکھاوا ہے کوئی عملی کارروائی نہیں ہو رہی- پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم گورنر راج کے خلاف سب سے زیادہ ردعمل دکھا رہی ہیں- سندھ اسمبلی کو برطرف کیا گیا نہ معطل تو پھر کن شقوں اور قوانین کے تحت گورنر راج نافذ کیا گیا-

اہم اجلاس

کراچی میں امن و امان کے متعلق وزیراعظم کی زیر صدارت اہم اجلاس ہوا- آرمی چیف اور آئی ایس آئی کے سربراہ سے ملاقاتیں ہوئیں- وزیراعظم نے تین یا چھ ماہ میں حالات بہتر ہونے کی خبر دی-

حکومت ہمارے حوالے کریں

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کراچی میں امن قائم نہیں کر سکتے تھے تو حکومت ہمارے حوالے کر دیتے- پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ سندھ میں مسلم لیگ اقلیتی جماعت ہے- عوام رائے ونڈ پلان ناکام بنا دیں گے- انہیں اس سازشی حکومت سے جلد چھٹکارا مل جائے گا- سازشی عناصر کو دریائے سندھ میں غرق کر دیں گے-

فاروق ستار کی دھمکی

ایم کیو ایم کے فاروق ستار نے کہا ہے کہ کراچی میں علیحدگی کی تحریک کا امکان رد نہیں کیا جا سکتا- ہم نے اب تک اپنے کارکنوں کو صبر و تحمل کا حکم دیا ہے- لیکن اگر ناانصافیاں برقرار رہیں تو ان کو کنٹرول میں رکھنا مشکل ہو جائے گا- کراچی کے مسائل غیر سیاسی طریقے سے حل کرنے کی کوشش سے حالات سنگین ہو سکتے ہیں- حکومت کے پڑوسی ممالک سے تعلقات بھی بہت زیادہ اچھے نہیں-

ایم کیو ایم پنجاب میں

ایم کیو ایم کے اشتہاری پنجاب میں داخل ہو گئے ہیں- دہشت گردی کا خطرہ ہے- ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پنجاب بھر کی انتظامیہ کو الرٹ کر دیا ہے- فوری طور پر حفاظتی اقدامات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے-

گورنر سے اختلافات

اختیارات کی تقسیم پر گورنر سندھ اور مشیر اعلیٰ سید غوث علی شاہ میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں- وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ معین الدین حیدر کو انتظامی امور کے نفاذ میں مشکلات کا سامنا ہے-

توہین عدالت کیس

لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ میں ججوں سے بدزبانی کرنے والے وکلاء کے خلاف توہین عدالت کے کیس کی سماعت کے دوران فاضل عدالت نے کہا کہ ججوں پر جائز تنقید ہو سکتی ہے لیکن گالی دینا جائز نہیں- پارٹی سیاست کرنے والے وکیل بار سے باہر ہو جائیں- گالیاں دینے کی چھٹی دے دی جائے تو اندازہ لگالیں کہ عدلیہ کا کیا حشر ہو گا- وکیل صفائی لطیف کھوسہ نے کہا کہ فیصلہ ہونا چاہئے کہ ججوں کو بھی کس حد تک کنڈکٹ کے اندر رہنا ہے- ایس ایم مسعود ایڈووکیٹ نے کہا کہ فرد جرم عائد کئے بغیر سزا نہیں دی جا سکتی-

چوہدری شجاعت کا سوال

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ انسانی حقوق والے اس وقت کہاں تھے جب کراچی میں بے گناہ مارے جا رہے تھے- آپریشن نہیں ہو رہا امن کی بحالی کے اقدامات کر رہے ہیں-

ارکان اسمبلی واجب القتل

مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ شریعت بل کے مخالف 16- ارکان اسمبلی مرتد اور واجب القتل ہیں- نفاذ شریعت ملک کا مقدر ہے- قرآن و سنت پر عمل کرنے سے ہی ہمارے مسائل حل ہونگے-

برطانوی وزیراعظم کے نام خط

برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر کے نام پیپلز پارٹی کے ۹۱- ارکان اسمبلی نے ایک خط میں کہا ہے کہ نواز شریف کی کرپشن کی تحقیقات کرائی جائے- کالا دھن سفید کیا گیا-

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
نوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا، پتیسہ
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

گل رس ہیئر آئل
بالوں کا قدرتی محافظ ہے
بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا اور بال از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے
دماغ کو قوت بخشتا ہے
بے رونق بالوں کو نئی زندگی دیتا ہے
مسلسل استعمال سے بال لمبے گھنے سیاہ اور چمکدار ہو جاتے ہیں
سر درد، کمزوری نظر اور دماغی ضعف کیلئے مفید ہے
• نئے بال پیدا کر کے گنجاپن اور خشکی کو دور کرتا ہے
• بالوں کو دو منہ ہونے اور گرنے سے بچاتا ہے
مزید فہرست ادویات دواخانہ ہذا سے مفت طلب کریں
جان یونانی دواخانہ چوک بیت المہدی گولبازار ربوہ
دواخانہ: 213149 رہائش: 211465

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر
اور ماحول ربوہ میں • مکانات
• پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212626 - 212508